روزنامہ

CPL 61

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 4 دسمبر 2000ء - 7 رمضان 1421 ہجری - 4- فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 277

مستجاب الدعوات ہونے کیلئے دعا

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے یہ دعا کی کہ۔

اے اللہ جب بھی سعد تجھ سے دعا کرے اس کی دعا قبول کرنا۔ چنانچہ اس دعا کے نتیجہ میں آپ مستجاب الدعوات مشہور ہو گئے اور آپ کی دعا کی قبولیت کی امید رکھی جاتی تھی اور آپ کی بد دعا سے ڈرایا جاتا تھا۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب سعد بن ابی وقاص الاصابہ زیر سعد بن ابی وقاص)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنی صحت کے بارہ میں M.T.A پر دوسرا مختصر پیغام

علاج جاری ہے احباب دعائیں جاری رکھیں

حضور کے علاج میں حصہ لینے والے مخلص ڈاکٹر صاحبان اور دیگر احباب کے لئے دعا کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے ایک تازہ پیغام میں اپنی صحت اور علاج کرنے والے ڈاکٹروں کا تذکرہ فرمایا- جو یکم دسمبر کی شام کو ایم ٹی اے سے نشر کیا گیا- یہ پیغام حضور نے 30 نومبر 2000ء کو ریکارڈ کروایا تھا-

حضور ایدہ اللہ نے تمام احباب جماعت کو سلام اور رمضان مبارک کا تحفہ پیش فرمایا' حضور نے فرمایا گزشتہ پیغام میں میں نے ان کنسلٹنٹ صاحبان کا ذکر کیا تھا جو میرا علاج کر رہے تھے- بہت سے قابل ذکر ڈاکٹروں کا جو شکریہ کے مستحق تھے ذکر ہونے سے رہ گیا- میرے کنسلٹنٹ جو بہت مخلص اور منکسر المزاج ہیں انہوں نے یہ ذکر کیا کہ باقی لوگوں کا ذکر نہیں آسکا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سب سے پہلے ذکر ہے جنرل پریکٹیشنر کا جن کو یہاں G.P کہتے ہیں- ان کی اجازت کے بغیر کسی کنسلٹنٹ سے رابطہ نہیں کیا جا سکتا- یہ مسز ریحانہ بٹ ہیں جو مرحومہ سارہ رحمٰن صاحبہ کی صاحبزادی ہیں- مرحومہ بہت فدائی خاتون تھیں- تحریر کا بڑا ملکہ حاصل تھا مگر نام و نمود کا کوئی شوق نہ تھا- ایک دفعہ الفضل میں میں نے ایک بہت اچھا مضمون پڑھا- جس پر کسی کا نام نہ تھا- پتہ کروایا تو پتہ چلا کہ وہ سارہ رحمٰن کا مضمون تھا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان کے علاوہ میرے بھتیجے ڈاکٹر مرزا مبشر احمد نے میری بہت زیادہ خدمت کی وہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سرجن ہیں- انہوں نے میری بیماری کے دوران میری بہت زیادہ خدمت کی- یہ بہت ماہر سرجن ہیں- ان کے علاوہ ڈاکٹر نوری صاحب نے جو پاکستان کے بہترین کارڈیالوجسٹ (ماہر امراض دل) ہیں پاکستان سے یہاں آکر میری بڑی خدمت کی- میری خاطر اپنا سارا کام کاج چھوڑ کر انگلستان آگئے یہ دونوں میرا دل لگانے کے لئے میرے ساتھ بیڈ منٹن بھی کھیلتے رہے-

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اس طرح سے یہ ڈاکٹروں کا ایک بورڈ تھا جس نے علاج کیا سب کا ذکر دعائے خیر کے لئے ضروری ہے- سب کو احباب اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں-

ان کے علاوہ مرزا سفیر احمد سیفی صاحب جو میرے داماد ہیں انہوں نے میری بے انتہا خدمت کی ہے وہ بھی میرے اور جماعت کے شکریہ کے مستحق ہیں اگرچہ وہ ڈاکٹر نہیں ہیں مگر سارا انتظام انہوں نے سنبھالا ہوا ہے- اسی طرح میرے داماد کریم خان ہیں جنہوں نے ہر موقعہ پر خدمت کا حق ادا کیا- نیز فرمایا جس کسی نے بھی اس معاملہ میں میری مدد کی ہے اللہ ان کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے-

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اب جو مبارکبادوں کے خطوط اور فیکسز آرہی ہیں اس سے لوگ شاید یہ سوچ رہے ہیں کہ میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں ابھی بیماری کا بہت سارا حصہ باقی ہے اور ڈیڑھ دو ماہ علاج اور آرام کی شدید ضرورت ہے- ڈاکٹر صاحبان جس قدر ممکن ہے میرا علاج کر رہے ہیں- اس لئے امید ہے کہ احباب صرف خوشی کا اظہار نہیں کریں گے بلکہ دعاؤں پر زیادہ زور دیں گے- اس پر حضور نے اپنا پیغام ختم فرما دیا-

والد کی بیعت

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب فرماتے ہیں۔

میں نے حضرت اقدس سے دعا کی درخواست کی کہ میرا والد سلسلہ کا سخت مخالف ہے حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ اس کا کیا نام ہے میں نے اس کا نام جمال الدین بتایا اور پھر میرا نام دریافت کیا تو اللہ دتہ بتایا حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم دعاؤں میں لگے رہو اور ہم بھی دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور پھر رخصت ہوتے وقت بھی حضرت صاحب نے یہی کلمات فرمائے اور اندر چلے گئے اور والد صاحب نے بعد ازاں سخت مخالفت کی سولہ سال برابر مخالفت پر اڑے رہے مگر میں دعا متواتر کرتا رہا۔

ایک دفعہ جلسہ پر جانے کے لئے میں نے انکو تحریک کی کہ آپ کم از کم قادیان جلسہ دیکھ آؤ کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں چنانچہ جلسہ پر آنے سے پہلے والد صاحب نے کہا کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب تک حق اور جھوٹ نہ دیکھوں مجھے موت نہیں آئے گی تمہارے کہنے پر نہیں جاؤں گا چنانچہ والد صاحب اپنی مرضی سے جلسہ پر آگئے اور جلسے کے دوران میں بیعت کر لی اور بعد ازاں ایک سال تک زندہ رہے اور مارچ 1924ء بروز جمعہ فوت ہو گئے۔

(الفضل 11 ستمبر 98ء)

فتح کی خبر

حضرت عظیم صاحب فرماتے ہیں۔

بیعت کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود سے دست بستہ عرض کی کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ وہاں بڑے بڑے عالم ہیں مقابلہ کریں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کوئی مولوی آپ کا مقابلہ نہیں کرے گا سو آج تک کوئی مولوی مقابلہ نہیں کرسکا۔

پھر میں نے عرض کی کہ نیا رشتہ کر کے آیا ہوں حضور نرینہ اولاد کے لئے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا آپ کو اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد عطا فرمائے گا۔ سو اب دو بیٹے مخلص احمدی موجود ہیں۔

(الفضل 11 ستمبر 98ء)

فضول خرچی سے بچیں
اور
ہر رمضان میں خیرات عام کرنے کی مہم چلائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا تاکیدی ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز نے یکم جنوری 99ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا

یہ جو فضول خرچی ہے اس کے متعلق میں ضمناً یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ رمضان کا مہینہ ہے، غریبوں کو کھانا کھلانے کے دن ہیں۔ کھانے میں بھی انسان بہت سی فضول خرچیاں کرتا ہے اور سب سے زیادہ فضول خرچی وہ نہیں کہ اچھا کھانا کھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اچھے کھانے اپنے بندوں ہی کی خاطر پیدا کئے ہیں۔ فضول خرچی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اچھا کھانا ہو یا برا کھانا ہو، بچا ہوا چھوڑ دے اور وہ ڈسٹ بن (Dust Bin) میں چلا جائے۔ خصوصاً امریکہ اور انگلستان اور مغربی ممالک میں جتنے بھی امیر ممالک ہیں ان میں یہ عادت ہے اور ان کے بچوں میں بھی یہ عادت ہے۔ **میرا تو گھر میں ہر وقت یہ کام رہتا ہے کہ سمیٹتا رہتا ہوں ان کی پلیٹیں اور بچا ہوا خود کھا جاؤں تاکہ ڈسٹ بن میں نہ پھینکنا پڑے۔** لیکن آج کل ڈائٹنگ پر بھی ہوں آخر کہاں تک کھا سکتا ہوں۔ پھر میں کچھ فریز میں بچا لیتا ہوں۔ سارا بچا ہوا سمیٹ کر جہاں تک میری نظر پڑتی ہے اس کو فریز میں بچاتا رہتا ہوں تاکہ یہ کھالوں اور اس طرح فضول خرچی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود (-) نے فضول خرچی نہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ یہ بھی فضول خرچی ہے جو یاد رکھیں انگلستان کے بچوں کو بہت بیہودہ عادت ہے اس فضول خرچی کی۔ کھاتے ہیں جو پسند آیا، باقی چھوڑ کے پھینک دیا۔ جہاں تک پلیٹ میں کھانا ڈالنے کا تعلق ہے بچوں کو یہ نصیحت کرنی چاہئے اتنا ہی ڈالیں جتنا وہ ختم کر سکتے ہوں اور اس سے زیادہ نہ ڈالیں اور اگر زیادہ ڈال لیں تو پھر کھانا ہی پڑے گا، ختم کرنا ہو گا اس کو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت تھی جتنا پلیٹ میں ڈالتے تھے اس پلیٹ کو خالی کر دیا کرتے تھے اور اسی کی نصیحت فرماتے تھے۔ تو اپنے سامنے کھانے کے برتنوں میں، پلیٹوں میں، اتنا ہی ڈالیں جو ضرورت ہے اور پھر ضائع نہ کریں۔ ضیاع کو اگر آپ ختم کرا دیں اور **یہ نظام انگلستان میں لوگوں کو سکھا دیں تو انگلستان میں جو فضول خرچی ہوتی ہے، وہ جو بچت ہوگی اس سے بہت سے غریب ممالک کے پیٹ بھر سکتے ہیں۔** یہ نہیں آپ لوگ سوچ سکتے۔ اور انگلستان میں جو گندے پانی کی مصیبت ہے یہ بھی اسی فضول خرچی کی عادت کی وجہ سے ہے۔ اب میں اپنے گھر کی بات بتا رہا ہوں، غسل خانے کی بات مگر اتنی بتاؤں گا جو آپ کی بھلائی کے لئے بتانی ضروری ہے۔ میں کبھی بھی شاور (Shower) کھول کر غافل نہیں ہوا تاکہ چلتی رہے اب بے شک اور پھر نہاؤں اور جب تک میں فارغ نہ ہو جاؤں شاور کھلی رہے۔ ہر دفعہ جب شاور کو بدن پر استعمال کرتا ہوں ضرور بند کرتا ہوں پھر، اور بند کرنے کے بعد بدن کو تیار کیا نہانے کے لئے جو بھی ضرورتیں ہیں وہ پوری کیں پھر شاور کے سامنے آگئے۔ اور اگر گرم پانی میں خرابی کے خطرے کے پیش نظر شاور کھلی رکھی جائے تو شاور سے پہلے پہلے میں ساری تیاری کر لیتا ہوں تاکہ جب شاور شروع ہو جائے تو پھر مسلسل اس کا جائز اور صحیح استعمال ہو۔ جتنا پانی میں بچاتا ہوں انگلستان کا اگر سارے انگلستان والے بچانا شروع کر دیں تو پانی کی مصیبت ہی حل ہو جائے۔

اب یہ جو گندہ پانی پلاتے ہیں آپ کو، وہ بدروؤں سے نکال نکال کر صاف کرتے ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا اس میں دوائیاں ڈالتے ہیں، اللہ ہی رحم کرے۔ میں نے تو جب سے اس نظام کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں یہ پانی پینا ہی چھوڑ دیا ہے۔ وہ بوتلیں ہمارے گھر میں استعمال ہوتی ہیں خرچ تھوڑا سا زیادہ ہے مگر یہ تو پتہ ہے جو اللہ نے پاک رزق دیا تھا وہی ہے یہ، انسان کا گند ملا ہوا رزق نہیں ہے۔ تو آسان ترکیب ہے۔ اس کو اپنے گرد و پیش میں عام کریں یہ بھی تو صدقہ ہے رمضان کا۔ رمضان کے صدقے میں اس کو داخل کریں۔ **سارے امیر ممالک میں احمدی یہ جھنڈا اٹھالیں کہ ویسٹ (Waste)** نہ کرو ویسٹ (Waste) نہ کرو۔ اور یہ ویسٹ (Waste) جو ہے، ضیاع، یہ امریکہ میں اتنا زیادہ ہے کہ تمام دنیا کے غریب ممالک امریکہ کا ضیاع بچانے کے نتیجے میں پل سکتے ہیں۔

خوراک کی کمی انسان کا بنایا ہوا مسئلہ ہے، اللہ کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ انسان کی خساستیں ایک طرف اور اس کی فضول خرچیاں دوسری طرف۔ ان دونوں کے درمیان یہ خوراک کے مسائل ہیں۔ جہاں دل کھول کر خوراک غریبوں کو دینی چاہئے وہاں ہاتھ روک لیتے ہیں۔ جہاں اپنے اوپر بچت سے خرچ کرنی چاہئے وہاں ہاتھ کھول دیتے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان میں بنی نوع انسان مارے جا رہے ہیں۔ تمام بنی نوع انسان کے بھوکے ان مصیبتوں کا شکار ہیں۔ **تو ہمیں ہر رمضان میں ایک مہم چلانی چاہئے جو نیکی اور خیرات کو عام کرنے کی مہم ہو۔** اس رمضان مبارک میں یہ مہم بھی چلائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا فیض پہنچائے۔

(الفضل 12۔ اپریل 99ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 7/دسمبر 2000ء

12-20 a.m.	لقاء مع العرب
1-20 a.m.	فرانسیسی پروگرام
2-00 a.m.	درس القرآن
3-15 a.m.	اطفال سے ملاقات
4-20 a.m.	رمضان پروگرام
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں
5-30 a.m.	چلڈرز کارنر
6-05 a.m.	درس القرآن
7-25 a.m.	لقاء مع العرب
8-30 a.m.	اطفال سے ملاقات
9-35 a.m.	تلاوت
9-45 a.m.	رمضان پروگرام
10-05 a.m.	سیرت النبی ﷺ پروگرام
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں
11-40 a.m.	چلڈرز کارنر
12-15 p.m.	سندھی پروگرام
1-10 p.m.	تحریکات۔ تقریر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب
2-10 p.m.	اردو کلاس
3-10 p.m.	انڈونیشین پروگرام
4-15 p.m.	درس القرآن
6-00 p.m.	تلاوت۔ خبریں
6-35 p.m.	بنگالی سروس
7-40 p.m.	ماریشس بولنے والے احباب سے ملاقات
8-55 p.m.	تلاوت
9-10 p.m.	رمضان پروگرام
9-25 p.m.	چلڈرز کارنر
9-55 p.m.	جرمن سروس
11-05 p.m.	تلاوت
11-15 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 521

جمعہ 8/دسمبر 2000ء

12-40 a.m.	لقاء مع العرب
1-35 a.m.	ایم ٹی اے لائف سٹائل
2-00 a.m.	درس القرآن
3-15 a.m.	تحریکات
4-15 a.m.	کوئز: تاریخ احمدیت
4-45 a.m.	درس الحدیث
5-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث
6-05 a.m.	درس القرآن
7-20 a.m.	لقاء مع العرب
8-15 a.m.	ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-30 a.m.	انگریزی بولنے والے احباب سے ملاقات
9-55 a.m.	رمضان پروگرام
10-05 a.m.	سیرت النبی ﷺ پروگرام
11-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث
11-45 a.m.	چلڈرز کارنر
12-20 p.m.	کوئز: تاریخ احمدیت
12-50 p.m.	سرائیکی پروگرام
1-40 p.m.	ایڈووکیٹ مجیب الرحمن صاحب سے ملاقات
2-40 p.m.	اردو کلاس نمبر 521
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس
4-25 p.m.	بنگالی سروس
5-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات
5-50 p.m.	نظم۔ درود شریف
6-00 p.m.	خطبہ جمعہ
7-00 p.m.	دستاویزی پروگرام۔ (گلیات مری)
7-25 p.m.	مجلس عرفان
8-25 p.m.	تلاوت۔ درس الحدیث
8-50 p.m.	خطبہ جمعہ
9-55 p.m.	جرمن سروس
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس الحدیث

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

محترمہ امتہ اللطیف خورشید صاحب

قسط دوم آخر

لجنہ کی روح رواں تھیں سیدہ ام متین

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کے شمائل حسنہ

آپ کے بعض اہم کام

آپ نے لجنہ کے کئی اہم کام شروع کئے۔ جن کے نقوش اب بھی جاری ہیں۔ اور انہیں دیکھ کر دل سے آپ کے لئے بلندی درجات کے لئے دعا نکلتی ہے۔ آپ جامعہ نصرت کی ڈائریکٹریس تھیں۔ پھر اس ادارے میں سائنس بلاک کا اجراء ہوا۔ جس کے لئے آپ نے بہت جدوجہد کی۔ لجنات کی بیداری کے لئے ملک کے طول و عرض کے کامیاب دورے کئے۔ مندرجہ ذیل ادارے بھی آپ کی یادگار ہیں۔ نصرت انڈسٹریل سکول۔ فضل عمر ہائی سکول۔ مریم مڈل سکول گھٹیالیاں۔ چک منگلا سکول۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ (بیت) مبارک ہیگ ہالینڈ اور (بیت) نصرت جہاں ڈنمارک احمدی خواتین کے چندہ سے تعمیر ہوئیں ان کے لئے بھی آپ نے خاص سعی فرمائی اور دیگر بہت سے اہم کام بھی سرانجام دیئے۔

غرضیکہ خلیفہ وقت کی جاری فرمودہ ہر تحریک اور ہر سکیم میں آپ کی نگرانی میں لجنات سرگرم حصہ لیتی رہیں۔

آپ کی ہدایات اور نگرانی میں مندرجہ ذیل قیمتی لٹریچر شائع ہوا۔

تاریخ لجنہ پانچ جلدیں۔ الازھار لذوات الخمار یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عورتوں کے متعلق تقاریر کا مجموعہ۔ المصابیح یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تقاریر کا مجموعہ۔ تربیتی نصاب: دوحصے۔ یاد محمود۔ رسومات کے متعلق (دینی) تعلیم۔ مقامات النساء۔ ہمارا دستور۔ راہ ایمان: مختصر تاریخ احمدیت۔ قواعد و ضوابط۔ سالانہ رپورٹ۔

آپ نے جو بھی کام سرانجام دیئے۔ ان میں خلیفہ وقت کے علاوہ اس تربیت کا بھی حصہ تھا۔ جو آپ نے اپنی چچی جان حضرت صالحہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے حاصل کی تھی وہ جماعت میں بھی ممانی جان کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے کام کرنے کا طریق ایسے تھا جیسے وہ کسی اہم تاریخی عہد کی بنیاد رکھ رہی ہوں۔ عاجزہ نے بھی ان کے ساتھ کام کرنے کی سعادت حاصل کی تھی اور ان سے بہت کچھ سیکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

آپ کی خوشی کے دو خاص مواقع

لجنہ کے کام کرتے ہوئے کئی دفعہ آپ کو بہت خوش دیکھا مگر آپ کی خوشی کے دو مواقع ایسے تھے جنہیں میں کبھی فراموش نہیں کر سکتی ان کا مختصر ذکر کرتی ہوں۔

جب تاریخ لجنہ کا کام شروع ہوا تو سب سے پہلے ان ابتدائی چودہ ممبرات کے ناموں کی تلاش شروع ہوئی جنہوں نے لجنہ کے قیام کے پہلے دن بطور ممبر حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رجسٹر پر دستخط کئے تھے۔ اس سلسلہ میں زبانی روایات اور خطوط کے ذریعے جو معلومات موصول ہوئیں ان میں بہت تضاد تھا جماعت کے موجودہ لٹریچر میں پہلے دن کی کارروائی اور ممبرات کے نام مل نہیں رہے تھے جس کی وجہ سے آپ پریشان تھیں۔ قادیان اس تحقیق کے لئے خط لکھا وہاں سے ایک رسالہ "احمدی خاتون" کی چار پانچ کاپیاں موصول ہوئیں۔ ان میں لجنہ کے قیام کا اعلان اور پہلے دن کی کارروائی بھی درج تھی۔ ان میں ابتدائی چودہ ممبرات کے نام بھی مل گئے جس سے آپ از حد خوش ہوئیں اس دن آپ کی خوشی دیکھنے والی تھی۔ جو بھی ملتا اس کو آپ بہت خوش ہو کر بتاتیں۔

دوسری غیر معمولی خوشی آپ کو اس وقت حاصل ہوئی جب لجنہ اماء اللہ کی تاریخ کی پہلی جلد لے کر عاجزہ بحیثیت سیکرٹری اشاعت 26 دسمبر 1972ء کو بہت رات گئے اپنے بچے کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر غیر معمولی طور پر بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا اور اسی وقت مٹھائی کا ڈبہ ہمیں عنایت فرمایا۔

تاریخ لجنہ کا اہم کام

لجنہ اماء اللہ کے قیام کو 40 سال گزر چکے تھے۔ لجنہ کے قیام کے ابتدائی حالات بھولتے جا رہے تھے اور روایات میں تضاد پیدا ہو رہا تھا آپ کو خیال آیا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تاریخ کے نقوش دھندلے ہوتے جا رہے ہیں اس لئے آئندہ نسلوں کے لئے صحیح حالات محفوظ ہو جانے چاہئیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ لجنہ کی تاریخ مرتب کی جائے۔ چنانچہ آپ نے 1962ء میں تاریخ لکھنے کا کام شروع کر دیا۔ لیکن حضور کی علالت کی وجہ سے آپ کی مصروفیات بڑھ گئیں اور یہ کام التواء میں پڑ گیا۔ پھر جب لجنہ کے قیام کو 50 سال ہونے والے تھے۔ تو شکرانہ کے طور پر لجنہ کی جوبلی منانے کا فیصلہ ہوا اس موقعہ پر اور کئی کاموں کے علاوہ آپ نے لجنہ کی تاریخ لکھنے کا بھی فیصلہ فرمایا۔ جلد اول آپ نے خود لکھنے کا ارادہ کیا اور جلد دوم مرتب کرنے کا کام عاجزہ کے سپرد فرمایا۔

یہ بہت اہم کام تھا۔ جماعت کے پرانے لٹریچر کو پڑھنے کی ضرورت تھی اس لئے آپ کے گھر آپ کی لائبریری میں بیٹھ کر اس کام کا آغاز کیا گیا۔ پہلے تو صرف عاجزہ نے کام شروع کیا لیکن کام بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے اور لڑکیاں بھی کام کے لئے آنے لگیں چنانچہ انیس بٹ۔ امۃ الرؤف۔ امۃ الرفیق ظفر۔ امۃ النصیر۔ قمر النساء اور اسی طرح کئی اور لڑکیاں بھی آتی رہیں۔ پانچ چھ سال تک اس طرح مسلسل تاریخ کے لئے کام ہوتا رہا۔ آپ کے دل میں تاریخ لجنہ مرتب کرنے کا جو خیال پیدا ہوا اور پھر آپ نے اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو کام کیا یہ بلاشبہ آپ کا جماعت پر اور بالخصوص لجنہ کی ممبرات پر ایک عظیم الشان احسان ہے۔ جس کی قدر اور اہمیت وقت گزرنے اور جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں میں سے سب سے پہلے لجنہ کی تاریخ شائع ہوئی۔ الحمدللہ۔

گھریلو ملازمین سے حسن سلوک

گھریلو ملازمین زیادہ تر ایک ہی گھر میں ٹکا نہیں کرتے۔ مگر جو ملازم ایک دفعہ آپ کے گھر آ جاتا تھا وہ آپ کے حسن سلوک۔ ہمدردی اور شفقت کو دیکھ کر مستقل طور پر یہیں کا ہو جاتا۔ آج سے 55 سال قبل قادیان میں۔ میں نے دیکھا کہ ایک لڑکی فاطمہ نامی آپ کے پاس رہتی تھی۔ آپ کے پاس ہی اس کی شادی ہوئی وہ شادی کے بعد بھی آپ کے پاس رہی اسی طرح کئی اور ملازم عورتیں آپ کے گھر رہیں۔ ان کی لڑکیوں کو بھی آپ نے تعلیم دلوائی اور ساتھ قرآن مجید باترجمہ آپ نے پڑھایا۔ اور ہر طرح کا سلیقہ سکھایا۔ پھر ان کی شادیاں کیں اور بعد میں بھی ہر موقعہ پر ان کا خیال رکھا اور تحائف دیتی رہیں۔

سرزنش اور درگزر

عہدہ داران لجنہ۔ کارکنات لجنہ اور گھر کے ملازمین سے اگر کچھ غلطیاں یا نقصانات سرزد ہو جاتے تو آپ تحقیق فرماتیں اور سرزنش کرتیں۔ آپ کو کئی مواقع پر تکلیف بھی پہنچتی لیکن جلدی بھول جاتیں آپ میں عفو و درگزر کی بہت بڑی خوبی تھی۔ لڑائی۔ جھگڑا۔ غلطی کرنے والوں سے جب آپ بعد میں ملتیں تو یوں لگتا تھا جیسے کوئی بات ہوئی ہی نہیں تھی۔

آپ کی ایک غیر معمولی خوبی اور چند ذاتی واقعات

آپ کی ایک غیر معمولی خوبی یہ تھی کہ آپ بعض اوقات بظاہر ایک بالکل معمولی سی تعلیم اور لیاقت رکھنے والی کارکن کے سپرد بڑے بڑے اہم کام کر دیا کرتی تھیں اور اس پر اعتماد کرتی تھیں اور پھر وہ کام محض خدا تعالیٰ کے فضل اور آپ کی توجہ اور دعا کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پاتے تھے۔ میں اس سلسلہ میں چند ذاتی واقعات عرض کرتی ہوں۔ اس عاجزہ کی ذاتی قابلیت حالات اور تعلیم کچھ بھی نہ تھی مگر آپ کی نگرانی اور توجہ سے بعض اہم کام کرنے کی توفیق پائی۔

1۔ برصغیر کی تقسیم سے قبل قادیان میں انتخابات اور پھر ہولناک فسادات کے ایام میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے کام کی توفیق دی۔ 1947ء میں ہجرت کے وقت جب میں اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کے ہمراہ بے سروسامانی کی حالت میں رتن باغ لاہور پہنچی تو حضرت چھوٹی آپا صاحبہ نے مجھے دیکھتے ہی بڑی شفقت کے ساتھ گلے لگایا اور پھر فرمایا۔ لطیف اب تم آگئی ہو آنے والی مہاجرات کے قیام اور نگرانی کا کام اب میں تمہارے سپرد کرتی ہوں۔ اسی دن 29 ستمبر 1947ء رات کے گیارہ بجے حضرت چھوٹی آپا کا لکھا ہوا مندرجہ ذیل رقعہ مجھے ملا۔

حضرت چھوٹی آپا کا لکھا ہوا خط۔

مکرمہ امتہ اللطیف صاحبہ

جس عمارت میں عورتیں ٹھہری ہیں اب تک مجھے ہر کام خود آ کر کروانا پڑتا تھا۔ اب میں تمہیں اس کی منتظمہ مقرر کرتی ہوں۔ تم خود کام کا ایک پروگرام اور نقشہ بنا لو۔ کھانا سارا ایک جگہ تقسیم ہوتا ہے اور بڑی گڑبڑ رہتی ہے۔ اگر ہر کمرہ کی الگ الگ منتظمہ بنا دو تو وہ اپنے اپنے کمرہ کی ذمہ دار ہوں گی۔ اور اپنے کمرہ کی عورتوں کو گن کر کھانا لے لیا کریں گی اسی طرح عورتوں کو ہر وقت صفائی کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے اس کے لئے میری

تجویز یہ ہے کہ عورتوں میں پھر کر اعلان کر دیا جائے کہ مغرب عشاء کی نماز باجماعت ہوا کرے گی۔

عصر اور ظہر کی بھی اور اگر ہو سکے تو صبح کی بھی۔ اور نمازوں کے بعد چند منٹ عورتوں کو دعاؤں کی تحریک۔ صفائی وغیرہ پر اور اس قسم کی عام نصائح ہوا کریں ان تمام باتوں پر غور کر کے جتنی کام کرنے والیوں کی ضرورت ہو۔ مجھ سے لے لو اور بات بھی زبانی کر لو۔

والسلام

مریم صدیقہ

میں نے حضرت آپا جان کا یہ خط پڑھ کر دل میں دعا کی اللہ تعالیٰ مجھے آپ کی توقع کے مطابق یہ حقیر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صبح اٹھ کر تفصیلی ہدایات لینے کی غرض سے حضرت آپا جان کی خدمت میں حاضر ہو گئی۔ آپ نے حضرت اقدس۔ حضرت اماں جان اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کروائی اور یہ بھی بتایا کہ میں کام لطیف کے سپرد کر رہی ہوں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چنانچہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کٹھن کام کیا اور آپ کی حسن ظنی پر پورا اترنے کی کوشش کی۔

2- ربوہ کی آبادی کے ابتدائی ایام کے لئے آپ کے مشورہ پر حضرت مصلح موعود نے مجھے ربوہ کی خواتین کی پہلی منتظمہ اور عہدیدار مقرر فرمایا۔ پہلے چھ ماہ تک لجنہ کا سارا کام بھی میرے سپرد رہا۔

3- لجنہ مرکزیہ کی پہلی پانچ جنرل سیکرٹری خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین مبارکہ میں سے ہی مقرر ہوئیں۔

ان خواتین مبارکہ کے بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی چھٹی جنرل سیکرٹری حضرت چھوٹی آپا صاحبہ نے عاجزہ کو مقرر کیا۔

4- آپ نے مجھے تیرہ سال تک سیکرٹری ناصرات رکھا۔

18 سال تک سیکرٹری اشاعت رہی۔
15 سال تک سیکرٹری تجنید رہی۔
2 سال سیکرٹری اصلاح وارشاد رہی۔
8 سال تاریخ لجنہ کا کام کیا۔
8 سال مدیرہ مصباح رہی۔

ایک وقت میں دو دو شعبے بھی میرے پاس رہے۔ انچارج دفتر جلسہ سالانہ، انچارج تعلیم القرآن کلاس بھی رہی تربیتی دورے برائے لجنہ و ناصرات بھی کرتی رہی یوں مسلسل خدا کے فضل سے نصف صدی سے زائد عرصہ تک کام کرنے کی توفیق پائی۔ جس کی وجہ سے بعض لوگ سمجھتے تھے کہ میں باقاعدہ تنخواہ لے کر کام کرتی ہوں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔

درحقیقت یہ سب کام حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کی حسن ظنی اعتماد اور آپ کے کام لینے کے طریق کی برکت کی وجہ سے انجام پائے ہیں۔ ان کاموں کی برکت سے خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے دین اور دنیا دونوں سنور گئے۔

آپ کا حسن سلوک اور شفقت

ایک خوبی آپ کی یہ تھی کہ آپ سلسلہ کے کارکنوں کے ساتھ اور بالخصوص لجنہ کی ان کارکنات کے ساتھ نہایت شفقت کا سلوک فرماتی تھیں۔ جنہیں آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملتا تھا۔ نہ صرف ان کا بلکہ ان کے عزیزوں کا بھی خیال رکھتیں۔ ان کے ذاتی مسائل میں گہری دلچسپی لیتیں اور انہیں مفید مشوروں سے نوازتیں۔ اس سلسلہ میں چند ذاتی واقعات عرض کرتی ہوں جن کا گہرا اثر میرے دل و دماغ پر حاوی ہے۔

میرا پہلا بیٹا عزیز لئیق احمد ابھی چند ماہ کا تھا کہ مجھے اپنے شوہر شیخ خورشید احمد صاحب کے ساتھ 1953ء میں کراچی جانا پڑا۔ کیونکہ روزنامہ الفضل ربوہ حکومت پنجاب نے عارضی طور پر بند کر دیا تھا اس لئے حضور کے ارشاد کے مطابق کراچی جا کر اخبار المصلح کو اخبار الفضل کی جگہ شائع کرنا تھا۔ جانے سے پہلے میں بچے کو لے کر حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئی۔ اس دن حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی باری تھی۔ جمعہ کا روز تھا۔ جمعہ کی نماز میں میں حضرت چھوٹی آپا صاحبہ سے ملی اور دعا کے لئے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مہر آپا نے بتایا ہے کہ تمہارا بیٹا بہت پیارا ہے۔ میرے پاس اسے ضرور لانا۔ چنانچہ شام کو بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اس وقت حضور بھی وہیں تشریف فرما تھے۔ حضرت چھوٹی آپا صاحبہ نے فرمایا کہ دیکھیں لطیف کا بچہ کتنا پیارا ہے حضور نے فرمایا ہاں میں نے اسے صبح دیکھا ہے۔ اس کے بعد نہ صرف میرے بچوں کی پیدائش پر بلکہ میرے پوتے، پوتیوں، نواسے اور نواسیوں کی پیدائش پر اور پھر ان کی آمین کی تقاریب پر بھی ضرور میرے گھر تشریف لاتیں۔ پھر میرے سب بچوں کے رشتوں اور شادیوں پر بھی ہمیں آپ کے قیمتی مشورے حاصل رہے۔ جہیز اور بری وغیرہ کی تیاری میں گہری دلچسپی لیتی تھیں آپ کے مشوروں کی برکت سے یہ کام آسان اور خوبصورت ہو جاتے اور مجھے بہت تسلی ہو جاتی۔ ایک بچے کی شادی سے پہلے میں بیمار ہو گئی آپ کو بہت فکر ہوا مجھے دیکھنے گھر تشریف لائیں۔ اور پوچھا کہ بری کا کیا کرنا ہے؟ کچھ تفصیل ان کو بتائی اور پھر میری بڑی بہو عزیزہ بدر النساء آپ کے پاس جا کر مشورہ کر آتی رہی اور یوں آپ مطمئن ہو گئیں۔ آپ فرمایا کرتی تھیں کہ لطیف! خدا کے فضل سے تمہارے سب بچوں کے رشتے اچھے ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ

چونکہ میرے والد میاں عبدالرحیم صاحب دیانت مرحوم قادیان کے درویش تھے۔ اس لئے میری شادی اور میرے بہن بھائیوں کی شادیوں اور پھر ان کی تعلیم میں بھی دلچسپی لیتی رہیں۔ جب میرے بچوں کی تعلیم کا وقت آیا تو بھی آپ میری رہنمائی کرتی رہیں۔ ایک دفعہ مجھے نظارت تعلیم سے قرض لینے کی ضرورت پیش آئی دفتری کارروائی کی وجہ سے تاخیر ہو رہی تھی۔ آپ کو بے حد فکر تھا۔ حضرت سیدہ آپا ناصرہ بیگم صاحبہ کو ان حالات کا علم ہوا تو انہوں نے حضرت چھوٹی آپا صاحبہ سے کہا کہ آپ 500 لجنہ مرکزیہ سے دیں اور 500 میں لجنہ ربوہ کی طرف سے قرض دے دوں گی۔ بعد میں جب نظارت تعلیم سے قرض مل جائے گا تو لطیف یہ رقم ہمیں واپس کر دے گی۔ حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کو یہ مشورہ پسند آیا چنانچہ اس کے مطابق بروقت رقم کا انتظام ہو گیا بعد میں نظارت سے جب قرض مل گیا تو یہ رقم شکریہ کے ساتھ واپس کر دی۔

میری بیٹی عزیزہ نصرت نے آرٹس کے مضامین میں میٹرک پاس کیا تو ایف۔ اے کے لئے داخلہ کے لئے آپ کے مشورہ سے آرٹس کے مضامین لکھ دئے گئے۔ بعد میں آپ کو خیال آیا کہ اسے میڈیکل میں جانا چاہئے تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے لئے مشکل ہو گا۔ آپ نے فرمایا کہ ایف۔ ایس۔ سی ربوہ میں کرے۔ بعد میں خدا تعالیٰ خود کوئی انتظام کر دے گا۔ چنانچہ فارم واپس منگوا کر ان پر آرٹس کی بجائے میڈیکل کے مضامین لکھ دئے بعد میں جامعہ نصرت کالج ربوہ کے اساتذہ سے دریافت فرماتی رہیں کہ یہ لڑکی پڑھائی میں کیسی چل رہی ہے۔ آپ اس کی تعلیمی ترقی کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتیں اور اس طرح آپ کی دعا اور توجہ سے یہ بچی بالآخر ڈاکٹر بن گئی۔ الحمد للہ۔

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کے بارے میں کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے۔ باتیں تو بہت سی ہیں۔ جب آپ کی یاد آتی ہے۔ تو سوچتی رہ جاتی ہوں کہ کیا لکھوں اور کیا نہ لکھوں؟ بڑھاپے کی کمزوری اور آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے بھی لکھنا مشکل ہے۔ پھر اخبار میں گنجائش کا مسئلہ بھی ہوتا ہے۔ کئی نشستوں میں لکھنے کی وجہ سے کئی خامیاں بھی رہ گئی ہوں گی جن کے لئے قارئین سے معذرت خواہ ہوں۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

خدا کرے حضرت چھوٹی آپا صاحبہ مرحومہ کی مثالی زندگی ہم سب کے لئے مشعل راہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

میں اس مضمون کو اپنی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الباری ناصر کے ان اشعار پر ختم کرتی ہوں۔

لجنہ کی روح رواں تھیں سیدہ ام متین
اس تن زندہ کی جاں تھیں سیدہ ام متین
علم و حکمت کا جہاں تھیں سیدہ ام متین
گویا تابندہ نشاں تھیں سیدہ ام متین

خطوط آراء تجاویز

محترم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن سے تحریر

فرماتے ہیں۔ آپ کا روزنامہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کی نئی منزلیں بڑی تیزی سے طے کر رہا ہے۔ اس میں تنوع بھی ہے اور نہایت مفید علمی و تربیتی مضامین بھی۔

●●●●●●●●●●●●●●

محترم عطاء الکریم شاہد صاحب جلنگھم برطانیہ سے لکھتے ہیں۔

یہاں ہر منگل کے روز الفضل کا ہفت روزہ پیکٹ پہنچتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ دل کی کلی کھل گئی ہو۔ دوسری مصروفیات کو پس پشت ڈال کر فوری طور پر سرسری مطالعہ کرتا ہوں۔ پھر دوسری اور تیسری بار تفصیلی مطالعہ کا موقع ملتا ہے۔ دینی معلومات اور علمی خزائن کے ساتھ ساتھ اپنے وطن اور احباب پاکستان کے بارہ میں معلومات سے طبیعت سیرابی محسوس کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے الفضل کے دامن کو وسیع سے وسیع تر کرتا چلا جائے۔ اور ہمیشہ اس کی برکتوں میں اضافہ ہوتا رہے آمین۔

●●●●●●●●●●●●●●

محترم مقصود اظہر گوندل صاحب ربوہ

سے لکھتے ہیں۔ 13 نومبر 2000ء کی اشاعت میں سانحہ گھٹیالیاں (سیالکوٹ) کے تکلیف دہ اور دلدوز واقعہ کے بارے میں تفصیلی مضمون پڑھ کر پتہ چلا کہ کس بے دردی سے بیت الذکر میں خون کی ہولی کھیلی گئی۔ جہاں نہتے مظلوم احمدیوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا مضمون پڑھ کر آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ محترم یوسف سہیل شوق صاحب نے اس سانحہ کو اس خوبصورتی سے پیش کیا ہے کہ یہ پورا منظر آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلنے لگا۔

●●●●●●●●●●●●●●

ابن رشید

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

دہشت گردی

سیالکوٹ کے نزدیک ہونے والے مبینہ دہشت گردی کے واقعے سے بہت سے ایسے لوگوں کو شدید افسوس ہوگا جنہوں نے ماضی قریب میں فرقہ وارانہ دہشت گردی اور تشدد کے واقعات میں کمی پر کچھ سکھ کا سانس لیا تھا۔

رپورٹ کے مطابق پانچ احمدیوں کو ان کی "بیت الذکر" میں عبادت کے دوران قتل کردیا گیا۔ جبکہ چار افراد شدید زخمی ہوئے۔ نہایت ظالمانہ اور اندھا دھند طور پر عبادت گاہ کے اندرونی حصے میں ہونے والی فائرنگ کے اس واقعے سے یقینی طور پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ کھلم کھلا مذہبی دہشت گردی کا نتیجہ تھا۔

احمدیوں کو 1974ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تھا۔ بعد میں ایک قانون کے تحت انہیں اس بات سے بھی منع کر دیا گیا کہ وہ مسلمانوں سے مخصوص مذہبی اصطلاحات اور شعائر استعمال کریں۔ یا انہیں استعمال کرتے ہوئے اپنے مذہب کا اظہار کر سکیں۔ انہیں اس بات کا بھی پابند کر دیا گیا کہ وہ اپنی شناخت سے متعلقہ تمام کاغذات میں اپنے آپ کو "مسلمان" کی بجائے "احمدی" ظاہر کریں۔ نیز قومی مردم شماری اور انتخابات سے متعلقہ قوانین میں بھی انہیں اس بات کی پابندی کرنے کو کہا گیا۔ ان قوانین کے بعد یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ اور اب احمدیوں کے لئے دیگر مذہبی اقلیتوں کی طرح بلاخوف و خطر اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق زندگی گزارنا ممکن ہوگا۔

پاکستان میں مسلمان اکثریت کے ساتھ ساتھ عیسائی، پارسی، ہندو، سکھ اور احمدی بھی بستے ہیں۔ ان اقلیتوں کے بہت سے افراد نے تعلیم اور صحت کے شعبوں کے علاوہ ملک میں سائنس کی ترقی کے لئے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ قومی افواج کے لئے بھی ان لوگوں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ پاکستان کے آئین کے مطابق اقلیتوں کو متوازی قومی حقوق حاصل ہیں۔ ملک کی پہلی قانون ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے واضح الفاظ میں پاکستان میں بسنے والی مذہبی اقلیتوں کو متوازی حقوق اور مواقع حاصل ہونے کی ضمانت دی تھی۔ ان متوازی حقوق میں اپنے مذہب اور عقیدے کا کھلم کھلا پرچار اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کا اختیار بھی شامل تھا۔

مذہب اسلام باہمی رواداری کا درس دیتے ہوئے ہر شخص کے اپنے آپ کو کسی بھی مذہب اور عقیدے سے منسوب کرنے کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ اسی باہمی رواداری اور نرم سلوک کا نتیجہ تھا کہ برصغیر میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کرنے والے عظیم صوفی بزرگوں نے لوگوں کی بہت بڑی تعداد کو حلقہ بگوش اسلام کر لیا تھا۔

پاکستان کو اپنی سرحدی حفاظت اور معاشی ترقی کے لئے بھی اندرونی امن اور باہمی رواداری درکار ہے۔ ملک میں مختلف طبقات کی اندرونی تقسیم محض ان دشمنوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگی جو نہیں چاہتے کہ پاکستان ایک مضبوط اور خوشحال ملک بن کر ابھرے۔

پاکستان میں ہونے والی بیرونی سرمایہ کاری کی راہ میں ایک بہت بڑی روک ملک میں روز بروز خراب تر ہوتی ہوئی امن عامہ کی صورت حال بھی ہے۔ جس کے ذمہ دار بنیادی طور پر وہ دہشت گرد عناصر ہیں جو گروہی اور لسانی اختلافات کی بناء پر پرامن ملکی حالات کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ ان دہشت گرد عناصر کا بھارتی ایجنسی "را" کی طرف سے تربیت ملنا اور انہیں اس کام کے لئے خطرناک ہتھیاروں سے مسلح کیا جانا بھی اب ایک حقیقت کے طور پر سامنے آچکا ہے۔ اس کا واحد مقصد ملک کو کمزور اور کمزور تر کرنا ہے۔ دہشت گردی کی یہ کارروائیاں ملک دشمن عناصر کو دو طرح سے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ ایک طرف تو وہ ملکی استحکام کو نقصان پہنچاتے ہیں اور دوسری طرف بیرونی ممالک میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے عناصر کو جواز فراہم کردیتے ہیں۔

مندرجہ بالا حالات کے تناظر میں علماء کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ باہمی رواداری کو فروغ دیں تاکہ ہر قسم کی دہشت گردی کا قلع قمع کیا جاسکے۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ ان واقعات سے متعلق مفصل تحقیقات کروائے اور یہ تحقیقات عدلیہ کے سامنے رکھے۔ تاکہ ان واقعات کے پیچھے اصل حقائق سامنے آئیں اور ذمہ دار مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جاسکے (دی نیشن یکم نومبر 2000ء)

ترجمہ: احمد منتصر قمر صاحب

شرانگیز منصوبہ

ایم اے محمود صاحب لکھتے ہیں۔

ملک میں امن و امان کی صورت حال اس تیزی کے ساتھ بدتر ہو رہی ہے کہ ابھی ایک حادثہ پر رونے دھونے سے فارغ نہیں ہوتے کہ دوسرا سانحہ رونما ہو جاتا ہے۔۔۔ تو آیئے جلدی سے تازہ ترین خوں ریزی کا ماتم کرلیں قبل اس سے کہ مزید کچھ ظہور پذیر ہو جائے۔

صرف دس دن قبل ہلاک کر دیئے جانے والے پانچ انسانوں کا خون فرقہ باز ڈریکولاؤں کی پیاس بجھانے کے لئے شاید کافی نہ تھا کہ 10 نومبر کو پانچ مزید احمدیوں کو سرگودھا کے قریب ایک گاؤں (تخت ہزارہ) میں مار دیا گیا ہے۔۔۔ مذہب کے نام پر کی جانے والی ایسی سفاکیوں کا گہری نظر (مگر دکھی دل) کے ساتھ مشاہدہ کرنے والے ایک شخص کے طور پر، اور ان واقعات کے انداز اور وقت کار کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ مجھے یہ واقعات فرقہ وارانہ تشدد کے عام اور معمول کے واقعات نہیں لگے۔ بلکہ ایسا لگتا ہے کہ اس پرامن جماعت کو مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ بھی فرقہ وارانہ خون خرابہ میں ملوث ہو جائے۔۔۔ انتقام۔۔۔ جوابی حملہ اور پھر انتقام۔۔۔ بالکل وہی کچھ جو دوسرے متحارب فرقے ایک دوسرے کے ساتھ کر رہے ہیں۔

سازش کرنے والے عناصر اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ احمدی انتہائی منظم، منضبط، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بین الاقوامی طور پر اثر و رسوخ رکھنے والی جماعت ہیں۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک طویل عرصہ سے پرامن رہنے اور صبر سے کام لینے کے باوجود ان میں یہ اہلیت ہے کہ وہ بڑی اچھی طرح سے اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔

ملک کے اندر یا باہر سے جو شخص بھی اس سازش کی پشت پر ہے وہ ان تمام حقائق سے آگاہ ہے۔ اور بڑی عیاری کے ساتھ فرقہ پرست عناصر کو اکسا رہا ہے۔ مقصد صاف ظاہر ہے کہ ملک میں بے امنی کی ایک ایسی مستقل صورت حال پیدا کر دی جائے جس پر قابو پانا ممکن نہ رہے۔ کوشش یہ کی جارہی ہے کہ ایک ایسی جماعت کو جو اب تک خود کو اس سے بچاتی آرہی ہے۔ اشتعال دلا کر مذہبی منافرت کی آگ میں جھونک دیا جائے۔

کیا متعلقہ حکام صورت حال کو اس زاویہ نظر سے دیکھنے اور اس کے مطابق اقدامات کرنے کی زحمت گوارا کریں گے؟؟

(روزنامہ "ڈان" 17 نومبر 2000ء)

(ترجمہ: مبشر احمد)

اسلام اور فرقہ پرستی

ایم اے محمود لکھتے ہیں۔

13 اکتوبر 2000ء کے "ڈان" میں ایک مضمون "اسلام کا تصور اور پیغام" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ مضمون میں مذکور تمام باتیں بہت عمدہ اور پسندیدہ ہیں۔ مگر کیا میں ایک سادہ سا سوال پوچھ سکتا ہوں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ نام نہاد مذہبی فرقوں اور گروہوں کے انداز و اطوار ایسے نرم ناصحانہ الفاظ سے بدلے جاسکیں؟ بدقسمتی سے اس کا جواب ایک بہت زوردار "نہیں" ہے۔

فرقوں اور گروہوں سے متعلق تاریخی تفصیل میں جائے بغیر ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا آغاز اسلامی احکام کی تشریح و تعبیر کے متعلق علمی اختلاف رائے کی بناء پر ہوا تھا۔۔۔ مگر اب ایسا نہیں ہے بلکہ اب تو یہ روٹی روزی اور تجارت کا معاملہ بن چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ تاجر بہرحال تجارت کے اصولوں ہی پر عمل کرے گا۔۔۔ اگر ایک دوکاندار دوسری دوکانوں کے سامان میں عیب نہ نکالے اور اپنی اشیاء کی بلاوجہ تعریف و توصیف نہ کرے تو بھلا وہ اپنی روٹی کس طرح کمائے گا؟

اگر فرقہ باز عناصر دوسروں کے عقائد پر تنقید کرنا اور اسے کفر قرار دینا چھوڑ دیں اگر وہ اپنے پیروکاروں کو چند بے گناہ انسانوں کو قتل کرنے پر جنت میں جگہ دلوانے کی ضمانتیں دینا چھوڑ دیں، اور اگر وہ سادہ لوح لوگوں کو انڈیا، امریکہ بلکہ ساری دنیا فتح کر لینے کے خواب دکھا کر دھوکہ دینے سے باز آجائیں تو بھلا انہیں اپنا لیڈر کون مانے گا؟

اگر ہمارے واعظ و ملا اسلام کی اعلیٰ تعلیم مساوات، رواداری، احترام آدمیت اور حقوق العباد کی حقیقی اور سچی تصویر لوگوں کو دکھانا شروع کر دیں تو سب سے پہلے انہیں اپنی الگ الگ مذہبی دوکانیں بند کر کے ایک متحد و مربوط اکائی میں ضم ہونا پڑے گا۔۔۔ ظاہر ہے کہ وہ کبھی یہ خودکشی نہیں کریں گے اور آزاد منڈی کی اس معیشت میں اپنی خود ساختہ (مذہبی) مصنوعات بناتے اور فروخت کرتے رہیں گے۔

اگر موجودہ طاقتور فوجی حکومت اس کاروبار کو بند نہ کرواسکی تو پھر اور کون یہ جرأت کر سکے گا؟

(روزنامہ "ڈان" 19 اکتوبر 2000ء)

(ترجمہ: مبشر احمد)

فرقہ وارانہ قتل

شبیر احمد خان لکھتے ہیں۔

ہمارے معاشرہ میں فرقہ وارانہ قتل قابو سے باہر ہو چکے ہیں جس سے ایک روادار اور وسیع مشرب معاشرہ کے طور پر ہمارا تاثر داغدار ہوا ہے۔

ہمارا مذہب دوسرے مذاہب کے ساتھ عناد اور دشمنی نہیں سکھاتا۔ یہ بڑے ستم کی بات ہے کہ ہم نے مذہب کی اصل روح کو یکسر نظرانداز کر رکھا ہے جس کا نتیجہ دوسرے مذاہب کے ساتھ بلاوجہ کی نفرت اور قتل و غارت کی صورت

میں ظاہر ہوتا ہے۔

بانی پاکستان نے 11 اگست 1947ء کی اپنی مشہور تقریر میں مذہبی آزادی اور دوسروں کے مذاہب کے احترام پر زور دیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے ہم ایک بالکل ہی مختلف راستہ پر چل رہے ہیں۔ تاریخ کے اس نازک موڑ پر ہم سب کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم فی الفور فرقہ واریت کی لہر کو روکیں۔ ریاست کا اور معاشرہ کے وسیع القلب حلقوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ آگے بڑھ کر اپنا کردار ادا کریں اور ہمارے معاشرے کے مسخ شدہ تاثر کو درست کریں۔

(روزنامہ "ڈان" 6 نومبر 2000ء)

(ترجمہ: مبشر احمد)

☆☆☆☆☆☆

مظلوم مریضہ

سیئول۔ میڈیکل ٹیکنیشن 38 سالہ خاتون کو سکیننگ مشین میں رکھ کر خود چار دن کی چھٹی منانے چلا گیا خوفزدہ خاتون 29 گھنٹے تک تنگ و تاریک سکیننگ مشین میں پھنسی رہی۔ تفصیلات کے مطابق خاتون کی گردن کی سکیننگ کے بعد ٹیکنیشن نے فلم سرجری ڈیپارٹمنٹ میں بھیج دی اور بھول گیا کہ نالی کی شکل کی اس اندھیری مشین میں کوئی مریض موجود ہے۔ واضح رہے کہ یہ سیلڈ مشین ہوتی ہے جو کھل نہیں سکتی اور نہ ہی اس سے آواز باہر آتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق خاتون ساری رات چلا چلا کر مدد کے لئے پکارتی رہی مگر عام تعطیلات کی وجہ سے مشین کی طرف کسی کا آنا نہ ہوا۔ 29 گھنٹے گذرنے کے بعد خاتون اس مشین کے نرغے سے نکلنے میں کامیاب ہوئی تو اس کی حالت غیر تھی۔ "ین ہی ران" نامی خاتون کے لواحقین بار بار خالی بستر دیکھ کر اس کے متعلق پوچھتے تو ہسپتال انتظامیہ انہیں یہی جواب دیتی رہی کہ وہ کہیں فرار ہوگئی ہے۔ مشین سے رہائی حاصل کرنے کے بعد خاتون کی حالت بہت خراب تھی۔

(نوائے وقت 10۔ اکتوبر 1998ء)

کافور یہ عربی نام ہے' فارسی میں اسے کاپور ہندی میں کفور اور انگریزی میں "Camphor" کہتے ہیں۔

کافور ایک درخت کا گوند ہوتا ہے۔ اس کا درخت چیڑ کے درخت کی مانند بہت بلند' سفید رنگ اور کم شاخ ہوتا ہے۔ اس کے پتے مولسری (مولسری کے پتے آم کے پتوں کی مانند لیکن اس سے زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں) کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اور اس کے پتوں' شاخوں اور چھال وغیرہ جملہ اجزاء سے کافور کی بو آتی ہے۔ اس کے درخت کی لکڑی سفید نرم اور ہلکی ہوتی ہے۔ درخت کاٹنے کے وقت اس سے پانی ٹپکتا ہے' جو ماء الکافور اور دہن الکافور کہلاتا ہے۔ اس کی بو نہایت تیز قوام میں غلیظ اور رنگت میں سرخی مائل ہوتا ہے۔ کافور کے درخت زیادہ تر چین اور بعض یورپ کے ملکوں میں ہوتے ہیں۔ کافور درخت کے اندر سے بھی نکلتا ہے۔ اور اس سے گوند کی مانند بھی ٹپکتا ہے۔ ان کے علاوہ درخت کے اجزاء لکڑی وغیرہ کو جوش دے کر بھی حاصل کیا جاتا ہے۔

لیکن بہتر کافور وہی ہوتا ہے' جو درخت کے جوف سے نکلتا ہے۔ اور پھر وہ جو گوند کی مانند ٹپکتا ہے۔

میر انجم پرویز صاحب

غیبت - ایک مکروہ سچ

اصلاح اعمال کا ایک طریق یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور یہ جائزہ لے کہ صبح سے شام تک اس سے کیا کیا برائیاں سرزد ہوئی ہیں۔ برائیوں کو موٹے طور پر دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک وہ جو انسان اپنے فعل کے ذریعے کرتا ہے مثلاً چوری، رشوت، دھوکا دہی اور خیانت وغیرہ دوسری برائیاں وہ ہیں جو انسان اپنی زبان سے کرتا ہے مثلاً گالی گلوچ، جھوٹ، چغل خوری، طعنہ زنی اور غیبت وغیرہ۔ ممکن ہے کہ انسان اپنے نفس کا جائزہ لے تو اپنے آپ کو ان برائیوں سے مبرا پائے لیکن غیبت ایک ایسی بیماری ہے جس کے بارے میں غلط فہمی ہو سکتی ہے، کیونکہ عموماً انسان غیبت کی حقیقت سے ناآشنا ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے تو سچی بات بیان کی ہے کون سا جھوٹ بولا ہے۔ ایسے لوگ غیبت کی تعریف کو نہیں سمجھتے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کو نہایت آسان پیرایہ میں غیبت کا مضمون سمجھایا:۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ پیچھے اس رنگ میں ذکر کیا جائے جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا اگر وہ بات جو کہی گئی ہے سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ بات جو تو نے کہی اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے۔"

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الغیبۃ)

اس حدیث مبارکہ میں غیبت سے متعلق تین باتیں بیان کی گئی ہیں ایک یہ کہ اپنے بھائی کی برائی اس کی غیر موجودگی میں بیان کرنا۔ دوسرے یہ کہ اس برائی کو اس طرح بیان کرنا کہ اس کا بھائی اسے ناپسند کرتا ہو اور تیسرے یہ کہ وہ برائی اس میں پائی بھی جاتی ہو ورنہ وہ بہتان ہوگی۔

حضرت مسیح موعود اس مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر نفس کہے کہ میں نے غیبت کبھی کی ہی نہیں تو اس کو تسلیم نہیں کرلینا چاہیے بلکہ اول تو اپنے اعمال کو ٹٹولے اگر پھر بھی معلوم ہو کہ اس نے یہ جرم نہیں کیا تو پھر غیبت کی تشریح کرے کہ غیبت کیا شے ہے۔ بہت دفعہ تشریح کرنے سے معلوم ہوگا کہ انہوں نے غیبت کو اچھی طرح سمجھا ہی نہ تھا اس لئے سمجھ رہے تھے کہ ہم نے غیبت کبھی کی ہی نہیں۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ کسی کی برائی کر رہے ہوتے ہیں۔ جب انہیں سمجھایا جائے کہ کیوں غیبت کرتے ہو تو کہتے ہیں کیا ہم جھوٹ کہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی کے متعلق کوئی خلاف واقعہ بات کو جھوٹ کہا جاتا ہے اور غیبت سچی بات پس پشت بیان کی جائے تو وہ غیبت ہوتی ہے حالانکہ خلاف واقعہ بات کو جھوٹ کہا جاتا ہے اور غیبت سچی بات پس پشت بیان کرنے کو کہتے ہیں وہ جب یہ پڑھے گا کہ غیبت نہ کرو تو سمجھے گا کہ میں تو نہیں کرتا لیکن اگر غیبت کی صحیح تعریف دل میں لائے گا اور جھوٹ سے اس کا مقابلہ کرے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ میں غیبت کا مرتکب ہوتا ہوں بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم یہ بات اس کے منہ پر بھی کہنے کو تیار ہیں گویا وہ غیبت کی یہ تعریف کرتے ہیں جو منہ پر نہ بیان ہو سکے وہ غیبت ہوتی ہے حالانکہ جو شخص کسی بھائی کے عیب اس کے پیچھے بیان کرتا ہے اور پھر اس کے سامنے بیان کرنے کے لیے بھی تیار ہوتا ہے وہ دو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے اول غیبت کا دوم دل آزاری کا۔ کسی کا وہ عیب جو خدا نے چھپایا ہوا ہو اس کا ظاہر کرنا گناہ ہے۔ اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: خدا اس کا عیب چھپاتا ہے جو دوسرے کا عیب چھپاتا ہے۔"

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی الستر)

لیکن اکثر لوگ غیبت کی تعریف نہ جاننے کی وجہ سے اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔"

("عرفان الٰہی"۔ انوار العلوم جلد نمبر 6 ص 320-319)

قرآن کریم نے غیبت کی سختی سے ممانعت فرمائی ہے اور اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے چنانچہ سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ترجمہ: "اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کرو گے۔"

(الحجرات: 13)

اگر انسان لمحہ بھر کے لئے اپنے ذہن میں یہ تصور دوڑائے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہے تو کس قدر کراہت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ غیبت بھی ایسی ہی مکروہ چیز ہے۔ اسی لئے غیبت کرنے والوں کا انجام بھی ایک حدیث میں بہت بھیانک بیان کیا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج ہوا تو حالت کشف میں میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت و آبرو سے کھیلتے تھے یعنی ان کی غیبت کرتے اور ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ)

دیکھیں! جیسے غیبت کے تصور سے ایک کراہت پیدا ہوتی ہے اسی طرح غیبت کے انجام کے تصور سے ایک وحشت اور خوف کا عالم پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے نجات اسی میں ہے کہ انسان اپنی زبان کو روک کر رکھے اور اگر کہیں ایسی غلطی سرزد ہوئی ہو تو یہ دل سے نادم ہو کر خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔

پس جب بھی کسی بھائی میں کوئی عیب نظر آئے تو اس کو پھیلانے کی بجائے اس کے لئے اور اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے (۔) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہیے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔"

(ملفوظات جلد 7 ص 79)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے خاص فضل سے ہم سب کو اس برائی کے ارتکاب سے اور اس کے وحشت ناک عذاب سے بچائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم محمد سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ دفتر وقف جدید ربوہ کی والدہ محترمہ طالع بی بی صاحبہ بیوہ محترم مہر فضل دین صاحب ننگی مورخہ یکم دسمبر 2000ء کو رحلت فرما گئیں۔ اسی روز ان کا جنازہ بعد نماز مغرب بیت المھدی میں مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔

احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم میاں قمر احمد صاحب مربی سلسلہ 194/R.B لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23-11-2000 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے بچی وقف نو میں شامل ہے حضور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "ہالہ قمر" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم میاں مبشر احمد صاحب امیر جماعت وزیر آباد اور مکرمہ نسیم مبشر صاحبہ صدر لجنہ ضلع گوجرانوالہ کی پوتی اور مرزا امجد آصف صاحب سابق قائد ضلع گجرات کی بھانجی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچی کو سعید فطرت اور خادمہ دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حافظ آصف محمود صاحب آف ریلوے ضلع سیالکوٹ کو مورخہ 3۔ اکتوبر 2000ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام "آئزہ محمود" تجویز ہوا ہے۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب سے نومولودہ کے نیک صالحہ اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دورہ نمائندہ الفضل

○ نمائندہ الفضل مکرم منور احمد جہ صاحب بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع بہاولپور و بہاولنگر کے دورہ پر ہیں

1۔ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا

2۔ الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔

تمام احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم ولایت خان صاحب ابن مکرم عبدالقدیر صاحب مرحوم چک منگلا ضلع سرگودھا کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ مبارکہ وسیم صاحبہ بنت مکرم احمد خان صاحب منگلا بیوت الحمد ربوہ بعوض مہر پچاس ہزار روپے اور مکرم نعمت اللہ صاحب معلم وقف جدید ابن مکرم عبدالقدیر مرحوم صاحب چک منگلا ضلع سرگودھا کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ صادقہ وسیم صاحبہ بنت مکرم احمد خان صاحب منگلا بیوت الحمد ربوہ بعوض مہر پچاس ہزار روپے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیوت الحمد ربوہ میں مورخہ 15-11-2000 کو پڑھا۔

دونوں بچیاں مکرم اللہ بخش منگلا صاحب کی پوتیاں ہیں۔ مکرم ولایت خان صاحب و نعمت اللہ صاحب مکرم حاجی فتح محمد صاحب کے پوتے اور مکرم اللہ بخش منگلا صاحب کے نواسے ہیں۔ اسی دن تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی مکرم محمد اسلم شاد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ عزیزہ محترمہ انیلا بشریٰ احمد صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد خاکی صاحب آف اسلام آباد کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم حسن بابر احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد شیخ صاحب اسلام آباد مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے مورخہ 10۔ نومبر 2000ء کو مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر بیت الذکر اسلام آباد میں کیا۔

مورخہ 18۔ نومبر کو مارگلہ ہوٹل میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی جہاں مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع اسلام آباد نے دعا کروائی۔ اگلے روز مکرم منیر احمد شیخ صاحب نے ولیمہ کا اہتمام بھی مارگلہ ہوٹل میں ہی کر رکھا تھا۔ جہاں ریفرشمنٹ کے بعد مکرم مربی صاحب ضلع نے دعا کروائی۔

عزیزہ انیلا مشہور فارسی شاعر جناب عبدالرحمٰن صاحب خاکی مرحوم کی پوتی اور حکیم فضل الٰہی صاحب آف ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت اور رحمتوں کا موجب بنائے۔ آمین

شرح چندہ روزنامہ الفضل بیرونی ممالک

گلف۔ ایشیا۔ مڈل ایسٹ فار ایسٹ۔ افریقہ۔ یورپ

روزانہ 4200 روپے سالانہ پیکٹ 2800 روپے سالانہ

یو ایس اے۔ پیسفک۔ نجی ساؤتھ امریکہ 'آسٹریلیا

روزانہ 6000 روپے سالانہ پیکٹ 4000 روپے سالانہ

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 2 دسمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 4 دسمبر غروب آفتاب۔ 5-06
منگل 5 دسمبر طلوع فجر۔ 5-25
منگل 5 دسمبر۔ طلوع آفتاب 6-51

بلدیاتی الیکشن کا شیڈول جاری کر دیا گیا

چیف الیکشن کمشنر آف پاکستان جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے ملک کے اٹھارہ اضلاع میں بلدیاتی انتخابات کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے مطابق انتخابات کا نتیجہ پولنگ کے 6 دن کے بعد آئے گا۔ الیکشن 31 دسمبر کو ہوں گے۔ ریٹرننگ افسر 2 دسمبر کو کاغذات کی طلبی کا نوٹس دیں گے۔ 8 دسمبر تک کاغذات نامزدگی جمع کرائے جا سکیں گے 6 تا 9 دسمبر تک کاغذات پر اعتراضات داخل کئے جائیں گے۔ 11 تا 16 دسمبر کو کاغذات کی جانچ پڑتال ہوگی 18 دسمبر کو مسترد ہونے والے کاغذات نامزدگی کے خلاف اپیل دائر کی جا سکے گی 21 دسمبر کو کاغذات واپس لئے جا سکیں گے۔ 22 دسمبر کو امیدواروں کی حتمی فہرستیں اور انتخابی نشان جاری کئے جائیں گے۔ انتخابی نتائج کا اعلان 6 جنوری 2001ء کو کیا جائے گا۔

پانی کا بحران سنگین ہو گیا

پانی کا بحران سنگین ہو گیا۔ صوبوں کے کوٹے میں مزید 7 فیصد کمی کر دی گئی۔ تربیلا ڈیم میں پانی کی سطح ہر روز 3 فٹ کم ہو رہی ہے فصل تباہ ہونے کا خدشہ۔ قلت جاری رہی تو صوبوں کا کوٹہ 60 فیصد کم ہو جائے گا۔ وفاقی حکومت نے صورت حال پر غور کرنے کے لئے فوری طور پر اجلاس طلب کر لیا ہے۔

مشرف واجپائی ملاقات رمضان کے بعد ہوگی

امریکی تھنک ٹینک یعنی کونسل آن فارن ریلیشن اور جنوبی ایشیا میں قیام امن کی سرگرم شخصیت منصور اعجاز نے کہا ہے کہ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کی ملاقات رمضان کے بعد دہلی میں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس ملاقات کے فوری بعد انڈو کشمیری دو طرفہ بات چیت بھی کرائی جا سکتی ہے۔ تمام فریقوں کو مذاکراتی میز پر آنا پڑے گا۔ ممتاز جریدے گلف نیوز سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ برٹش فرنٹ جنرل مشرف کے ساتھ ملاقات کے لئے پیش رفت کر رہی ہے۔ منصور اعجاز نے صدر کلنٹن کا خفیہ سفیر ہونے کا اعتراف کر لیا۔

میاں بیوی کی ہائی کورٹ میں خودکشی کی کوشش

حصول انصاف سے مایوس اور پولیس کے مظالم سے ستائے ہوئے میاں بیوی نے لاہور ہائی کورٹ میں اپنے اوپر تیل چھڑک لیا اور ماچس کی تیلی سے خود کو آگ لگانے والے ہی تھے کہ ایک پولیس والے نے ان سے ماچس چھین لی۔ خاتون نے ماچس چھیننے والے پولیس افسر کی وردی نوچ ڈالی، تھپڑ اور مکے مارتے ہوئے کہا جو عدالت پولیس سے تحفظ نہیں دلا سکتی ہم اپنے ساتھ اسے بھی جلا کر راکھ کر دیں گے۔ فاضل جج نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پولیس والے عدالتوں کو بدنام کرتے ہیں۔ ڈی آئی جی کے حکم کے باوجود ملزم پکڑے نہیں گئے۔ پولیس شہریوں سے انسانوں کا سا برتاؤ کرے تو عدالت میں آج یہ کچھ نہ ہوتا۔

جنگ بندی کے باوجود مظالم جاری ہیں

پاکستان نے کہا ہے کہ بھارت کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان کے باوجود کشمیریوں پر مظالم جاری ہیں۔ بھارت نے بامقصد مذاکرات شروع نہ کئے تو یہ دھوکہ ہوگا۔ بھارت کے جنگ بندی کے اعلان پر حقیقی عمل درآمد سے تشدد کا خاتمہ ہو سکتا ہے لیکن اس کا انحصار بھارت پر ہے۔

حکومت سے مذاکرات کو تیار ہیں

مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سرانجام خان نے کہا ہے کہ جی ڈی اے سے اتحاد عارضی ہے۔ ہم بحالی جمہوریت کے لئے حکومت سے مذاکرات کرنے کو تیار ہیں یہ تاثر درست نہیں کہ اتحاد سے جی ڈی اے مضبوط اور مسلم لیگ کمزور ہوگی۔ ہم فوجی حکمرانوں کو واپسی کا محفوظ راستہ دینے کو تیار ہیں۔

4 دسمبر کو قوت کا مظاہرہ

جی ڈی اے 4 دسمبر کو اپنی قوت کا مظاہرہ کرے گا۔ وکلاء برادری نے حکومت کے خلاف ملک گیر احتجاج کی کال دے دی۔ 17 پارٹیاں شریک ہوں گی۔ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی نے صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے مشترکہ اجلاس طلب کر لیا۔

پریس کونسل کے قیام کے مسودہ پر اتفاق رائے

اے پی این ایس اور سی پی این ای کے تیار کردہ پریس کونسل کے مسودہ پر اتفاق رائے کر لیا گیا۔ متفقہ مسودہ باضابطہ منظوری کے لئے اب دونوں تنظیموں کی مرکزی کمیٹی میں پیش ہوگا۔ اس اتفاق رائے کو بہت بڑا اقدام قرار دیا جا رہا ہے۔ اجلاس میں حکومت کی نمائندگی سیکرٹری اطلاعات پنجاب انور محمود نے کی۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ آئینی بحران کے خطرے میں

امریکہ کے نائب صدر اور صدارتی امیدوار الگور نے کہا ہے کہ صدارتی الیکشن میں وکلاء اور فلوریڈا اسمبلی کی مداخلت سے امریکہ آئینی بحران کے خطرے میں گھر گیا ہے۔ الگور کی طرف سے نائب صدارت کے امیدوار جوزف لائیبرمین نے کہا ہے کہ فلوریڈا کے وکلاء نے انتخابی جنگ میں کود کر صریح غلطی کی ہے۔ 60 لاکھ ووٹوں کے فیصلہ کا اختیار بش کی حامی ریاستی اسمبلی کو دینا سراسر زیادتی ہوگی۔ الگور نے پام بیچ اور میامی ڈیڈ کاؤنٹیوں کے 14 ہزار متنازعہ ووٹوں کی گنتی کے لئے ایک اور درخواست دائر کر دی۔ مذکورہ ووٹوں کی ریاستی دارالحکومت میں منتقلی شروع کر دی گئی ہے۔

امریکی جمہوریت کی پائیداری پر فخر

امریکی وزیر خارجہ مسز البرائٹ نے کہا ہے کہ صدارتی الیکشن کا بحران امریکہ کے جمہوری نظام کا حقیقی امتحان ثابت ہوگا۔ ووٹوں کی اتنی اہمیت پہلے کبھی اجاگر نہیں ہوئی امریکی جمہوریت کی پائیداری پر فخر ہے۔

عراق اقوام متحدہ تنازعہ

اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ عراق تیل کی مناسب قیمتوں کا شیڈول دے ورنہ اس کو ادائیگی نہیں کی جائے گی۔ اقوام متحدہ کے اس فیصلے سے آئل کمپنیاں تذبذب کا شکار ہو گئی ہیں۔

جھڑپوں میں 2 فلسطینی ہلاک

فلسطینیوں پر اسرائیلی فوجیوں کی فائرنگ سے کئی مکان تباہ اور جھڑپوں میں دو فلسطینی شہید ہو گئے۔ نابلوس اور الخلیل میں تشدد کی کارروائیوں کے خلاف ہزاروں فلسطینیوں نے مظاہرہ کیا۔ بلقالون میں اسرائیلی فوجیوں نے مظاہرین پر فائرنگ کی۔ کئی گھروں کو آگ لگ گئی۔

سی ٹی بی ٹی کی توثیق نئے صدر کا بڑا مسئلہ

ایٹمی ہتھیاروں پر جامع پابندی کے سمجھوتہ سی ٹی بی ٹی کی توثیق آئندہ منتخب ہونے والے امریکی صدر کے لئے عذاب بن جائے گی۔ انتخابی مہم کے دوران نائب صدر الگور نے سینٹ سے سی ٹی بی ٹی منظور کرانے کے لئے متعدد بار کوشش کی لیکن اکثریت نہ ہونے کے باعث ناکام رہے۔ بش سی ٹی بی ٹی کی شدید مخالفت کر چکے ہیں۔ اس لئے کوئی بھی صدر بنے سی ٹی بی ٹی اس کے لئے ایسا نوالہ ہوگا جو نگلا جائے گا نہ اگلا جائے گا۔

طالبان نے 60 قیدی رہا کر دیئے

افغانستان میں طالبان نے رمضان المبارک کے احترام میں حزب مخالف کے 60 قیدی رہا کر دیئے یہ قیدی احمد شاہ مسعود کے حامی تھے۔

اسامہ پر امریکی پالیسی کامیاب نہ ہوگی

طالبان نے کہا ہے کہ اسامہ پر امریکی پالیسی کامیاب نہیں ہوگی۔ تنازعہ کے حل کے لئے مذاکرات پر آمادہ ہیں۔ واشنگٹن نے دھمکی دی ہے کہ اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر دیں ورنہ انہیں بھاری قیمت چکانا پڑے گی۔ افغانستان میں موجود دہشت گردی کے کیمپ بھی بند کرنا ہوں گے۔ طالبان کے ترجمان عبدالحکیم مجاہد نے امریکی خبر رساں ادارے کو انٹرویو میں کہا کہ افغانستان پر مزید پابندیوں کے مثبت نتائج نہیں نکلیں گے امریکہ کو اس پورے کھیل میں ناکامی ہوگی۔ واشنگٹن سے دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ طالبان اور امریکی حکام کے درمیان کئی ملاقاتیں ہو چکی ہیں لیکن بات چیت سودمند ثابت نہیں ہوئی۔ سلامتی کونسل کے رکن ممالک سے مل کر اسامہ کو نکالنے کے لئے افغانستان پر دباؤ بڑھائیں گے۔

نیپال میں ماؤ نواز باغیوں کا حملہ

نیپال میں ماؤ نواز باغیوں نے گیارہ پولیس اہلکاروں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ باغیوں نے دارالحکومت کھٹمنڈو سے 550 کلومیٹر جنوب میں واقع تحصیل کالی کوٹ میں پولیس چوکی پر حملہ کیا۔ اس حملے کے بعد حکومت اور باغیوں کے درمیان امن بات چیت میں رکاوٹ پڑنے کا امکان ہے۔

نائیجیریا میں بس اور کھڑی کار میں تصادم 50 ہلاک

نائیجیریا کے جنوبی شہر بنین کے قریب ایک حادثے میں جو بس اور کھڑی کار کے درمیان پیش آیا کم از کم 50۔افراد ہلاک ہو گئے۔ اس علاقے میں ٹریفک کے حادثے ہوتے رہتے ہیں۔ گزشتہ دنوں میں بھی ایک حادثے میں 60۔افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔

جاپان میں وزارت دفاع بنانے پر اظہار تشویش

شمالی کوریا نے جاپان میں وزارت دفاع بنانے کی تجویز پر تشویش کا اظہار کیا ہے ٹوکیو دفاعی ایجنسی کو وزارت دفاع میں بدل کر اپنے آئین کی خلاف ورزی کرے گا۔ شمالی کوریا نے اس تجویز پر کڑی تنقید کی ہے۔

یمن کے صحرا میں قبرستان کی دریافت

ایک فرانسیسی ماہر ارضیات نے شمالی مغربی یمن کے صحرائی علاقے میں ہزاروں سال پرانا قبرستان دریافت کر لیا ہے۔ قبرستان 20 مربع کلومیٹر سے زائد رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ 15 سو سے زائد قبریں اچھی حالت میں ہیں۔ فرنچ ماہر کا خیال ہے کہ یہ قبریں یمن کے صحرائی علاقوں میں رہنے والے گلہ بانوں کی ہیں۔

پاکستان طالبان کی امداد بند کرے

یورپی یونین نے کہا ہے کہ پاکستان طالبان کی فوجی امداد بند کرے۔ اور یورپ تجارتی بائیکاٹ کرے۔ طالبان پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام لگا کر دنیا میں تنہا کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یورپی پارلیمنٹ نے قرارداد منظور کر لی۔ طالبان کے ملا عمر نے کہا کہ ہمیں منشیات کی سمگلنگ کا خاتمہ کرنے کی کوششوں کی سزا دی جا رہی ہے۔

نواز شریف اور بے نظیر کی سمجھ حکومت کی سمجھی

بی بی سی نے کہا ہے کہ خارجہ پالیسی کے بارے میں جو بات نواز شریف اور بے نظیر کی سمجھ میں آ رہی ہے حکومت اسے سمجھ نہیں پا رہی۔ پاکستانی وزارت خارجہ چلانے والے آج بھی عالمی حالات کو وفا بے وفائی ‘دوستی یا دشمنی‘ سچ اور جھوٹ یا روٹھنے اور منانے کے استعارے استعمال کر رہے ہیں ان استعاروں کا ملکی غیر ملکی معاملات میں دور دور تک کا تعلق نہیں۔ دو ہزار سال میں زیادہ مظالم عیسائیوں نے یہودیوں پر ڈھائے آج وہی باہم دوست ہیں۔

ساڑھے سات ہزار پاکستانی ایڈز کے شکار

ایڈز کے عالمی دن کے موقع پر گزشتہ روز ملک بھر میں درجنوں سیمینارز اور تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں بتایا گیا کہ ساڑھے سات ہزار پاکستانی ایڈز کا شکار ہیں۔ ان میں سے 198 مکمل مریض ہیں۔ 15 لاکھ نشے بازوں کے ایک ہی سرنج کے مشترکہ استعمال سے ایڈز کا مرض دھماکہ خیز صورت اختیار کر سکتا ہے۔ دنیا بھر میں دو کروڑ 60 لاکھ افراد ایڈز وائرس سے متاثر ہیں۔

ایٹمی دھماکے غلطی تھی

تحریک استقلال کے سربراہ ائرمارشل (ر) محمد اصغر خان نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکے کرنا پاکستان کی غلطی تھی حکومت کو چاہئے کہ سی ٹی بی ٹی پر فوری دستخط کر دے۔

کلثوم کے پابند نہیں

مسلم لیگی لیڈر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ کلثوم نواز کی کوئی سیاسی پوزیشن نہیں ہے نہ ہم ان کے فیصلوں کے پابند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی الیکشن سے پہلے پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیاں بحال کر دی جائیں تو ظفرالحق کی قیادت منظور ہے۔

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں۔ فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ -/30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے۔ تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ۔ فون 212434 - 211434

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

مثلاً اصفہان۔ شجرکار۔ دیجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134

E-mail: mobi-k@usa.net

معیاری ہومیوپیتھک ادویات

جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹنسیاں ‘مدر ٹنکچرز‘ بائیوکیمک ادویات ‘ٹکیاں‘ گولیاں‘ شوگر آف ملک ‘خالی ڈبیاں اور ڈراپر‘ پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔

نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی‘ گولبازار۔ ربوہ

CPL No. 61